صفحہ نمبر ①

09177

۲۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم

دار الافتاء

محترم مفتیان اکرام صاحبان

جناب عالی

مؤدبانہ گزارش کی جاتی ہے کہ میں بیوہ شکیلہ زوجہ شاہد اللہ مرحوم گزشتہ چھ ماہ سے اپنے والدین کے گھر بیٹھی ہوئی ہوں۔ میرا شاہد اللہ مرحوم سے ایک عدد بیٹا احسان اللہ عمر سات سال ہے میرے دیور حضرات مجھ سے میرا بیٹا لینے کے لیے اپنا زور و زبردستی کر رہے ہیں جو کہ میرا ساتھ زیادتی ہے اور میں اپنا بیٹا احسان اللہ کو کسی صورت اپنے دیوروں کے ہاتھ نہیں دینا چاہتی ہوں کیونکہ میرا شوہر شاہد اللہ مرحوم مرگی مرض کا مریض تھا لیکن اُس کے بھائیوں نے کبھی بھی اپنے بھائی کا علاج تک نہیں اور مرتے وقت انہوں نے اپنے بھائی پر کفن تک نہیں بچھایا تو وہ میرے بیٹے کا کس طرح سے خیال رکھیں گے مجھے تو ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میرے بیٹے کو جان سے نہ مارا جائے۔ اس کے علاوہ میرے بھائی اور احسان اللہ کے ماموں ہر طرح سے اپنے بھانجے کی پرورش کر رہے ہیں اور پہلے بھی جاری ہے صفحہ نمبر ② پر۔

پرورش کر رہی تھی۔

لہٰذا آپ صاحبان سے نہایت عاجزانہ التماس ہے کہ

آپ مجھ بیوہ پر ترس کھا کر اور انسانی ہمدردی اور

ایک ماں کی ممتا کا احساس کرتے ہوئے میرے اس مسئلے کو

اپنے صوابدیدی اختیارات سے حل کرنے میں مدد دیں تو

جناب کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

شکیلہ بیوہ شاہد اللہ

رابطہ نمبر والد 0345-3272159

مورخہ ‒09-2017

مکان نمبر 487، بابا ولی ہال، منظور کالونی کراچی

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدا ومصليا

یتیم لڑکے کی عمر جب سات ہو تو اسکی پرورش کے حقدار اسکے دادا ہوتے ہیں۔ اگر دادا پرورش کیلئے تیار نہ ہوں یا انکا انتقال ہو چکا ہو تو پھر یہ حق لڑکے کے بالغ بھائی کا ہے، اسکے بعد یہ حق چچا کو ملتا ہے، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اگر اس بچے کے دادا یا بھائی ہوں تو پرورش کا حق انکو ملے گا اور اگر یہ افراد نہ ہوں تو پھر یہ حق بچے کے بالغ ہونے تک اسکے چچا کو ملے گا۔ (البتہ بالغ ہونے کے بعد بچہ آزاد ہے، جسکے پاس رہنا چاہے رہے) تاہم اگر واقعۃً چچاؤں سے بچے جان کو خطرہ ہو یا ان کی پرورش میں رہنے سے بچہ کی عادات بگڑ جانے اور اسکے اخلاق خراب ہو جانے کا غالب گمان ہو تو آپ عدالت کے ذریعہ اسکو اپنے پاس رکھنے کا حق حاصل کر سکتی ہیں۔ (ماخذہٗ تبویب بتغیر: 925 / 29)

الفتاوى الهندية ، رشيدية – (1 / 542)

وبعدما استغنى الغلام وبلغت الجارية فالعصبة أولى يقدم الأقرب فالأقرب كذا في فتاوى قاضي خان. ويمسكه هؤلاء إن كان غلاما إلى أن يدرك فبعد ذلك ينظر إن كان قد اجتمع رأيه وهو مأمون على نفسه يخلى سبيله فيذهب حيث شاء، وإن كان غير مأمون على نفسه فالأب يضمه إلى نفسه ويوليه ولا نفقة عليه إلا إذا تطوع كذا في شرح الطحاوي.

الدر المختار – (3 / 563)

ثم العصبات بترتيب الإرث، فيقدم الأب ثم الجد ثم الأخ الشقيق، ثم لأب ثم بنوه كذلك، ثم العم ثم بنوه. وإذا اجتمعوا فالأورع ثم الأسن، اختيار، سوى فاسق ومعتوه وابن عم لمشتهاة وهو غير مأمون؛

رد المحتار – (3 / 564)

قوله: سوى فاسق) استثناء من قوله " ثم العصبات ". قال في البحر: ولا للعصبة الفاسق ولا إلى مولى العتاقة تحرزا عن الفتنة. اهـ. مطلب: لو كانت الإخوة أو الأعمام غير مأمونين لا تسلم المحضونة إليهم : وفي البدائع: حتى لو كانت الإخوة والأعمام غير مأمونين على نفسها، أو مالها لا تسلم إليهم....... واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طلحہ ہاشم عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
١٦/ محرم الحرام/ ١٤٣٩ھ
٧/ اکتوبر/ ٢٠١٧ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
١٦/١/١٤٣٩ھ

دار الافتاء
فتوی نمبر ١٩١٨/١٠
١٦/١/٣٩
١٧/١٠

مفتی